

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اہل کتاب کے عقیدہ و عمل سے واضح ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں شرک کرتے ہیں تو کیا پھر وہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 221 کے ذمہ میں نہیں آتے ؟ جبکہ قرآن میں متعدد مقامات پر یہود و نصاریٰ کو ان شرک کی وجہ سے ملامت کی گئی ہے اور ان کا تحکماً جنم بتایا گیا ہے۔ (متلاً سورۃ الیمہ سورہ مریم وغیرہ)

اسی طرح کئی مقامات پر یہود و نصاریٰ سے دوستی لگانے سے منع کیا گیا ہے بلکہ پہنچنے والے ماں باپ اور رشیدہ داروں سے بھی قطع تعلق کرنے کا حکم ہے جب وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں۔ (سورۃ التوبہ ۲۴-۲۳)

ازدواجی تعلق ایک معاشرے کی تشکیل میں نیادی حیثیت کا عامل ہے اب اگر ہم (سورۃ القمرہ: ۵) کی رو سے یہود و نصاریٰ سے ازدواجی تعلق قائم کرتے ہیں تو قرآن میں متعدد آیات جو یہود و نصاریٰ کے متعلق نازل ہوئی، ہیں انہیں سمجھنے میں پریشانی اور اکھن ہوتی ہے

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السوال

و عليکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

کتابیات (اہل کتاب عورتیں) "سورۃ بقرہ" کی آیت سے سابقہ ولیکی بناء پر جو کہ سوال میں مذکورہ ہے مستثنی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے کتابیہ کو غلط عقیدہ نظریہ نبوت (یعنی علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا ملتے ہے کے باوجود مستثنیٰ قرار دیا ہے تو ہم بھی اسے عام مشرکات سے مستثنیٰ کریں گے اس لیے کہ تشریع کا اختیار صرف اللہ کو ہے بنوں کو نہیں۔ بندے کا کام اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے متعدد قرآنی آیات میں یہود و نصاریٰ کو شرک کی وجہ سے ملامت کی ہے لیکن اس نے اپنی حکمت کاملہ کی بناء پر ان کی عورتوں سے ازدواجی تعلق ہمارے لیے جائز کہا ہے جسے حرام کرنے کے بعد قطعاً جائز نہیں مفسر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وقال بعض العلماء : دلائل ایمان فلأتارض بمنافع اهل ظاهر الخطا الشرک لا ينادى اهل الكتاب لقوله تعالى : **نَأَكُوْدُ الْأَيْمَنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا أَنْشَرُكُمْ إِنْ يَرْقَلُ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ** وقال **لَمْ يَكُنْ أَيْمَنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ**  
**(النَّخَابُ وَالنَّشَرُكُمْ فَرَقْ مِنْهُمْ فِي الْفَقْدِ وَظَاهِرُ الْعَطْفِ يَتَشَتَّتُ مِنْهُمْ بَيْنَ الْمُعْطَوْنَ وَالْمُعْطَوْنَ عَلَيْهِ وَإِيمَانَ الْأَشْرُكِ عَوْمَمْ وَلَمْ يَنْصُ** (اصحاح القرآن 69/3)

یعنی "بعض علماء نے کہا دونوں آئیوں میں کوئی تعارض نہیں ظاہر لفظ شرک اہل کتاب کو مقابوں نہیں کیونکہ مشارکیہ قرآنی آیات میں اہل کتاب اور مشرکین کا حرف عطف سے جدا گانہ ذکر ہے جو تائیر کا مقتضی ہے اور اسی طرح اسم شرک عام ہے موضوع میں نص نہیں۔ واضح ہو کہ دیکھ قرآنی آیات کا تعلق ازدواجی زندگی سے نہیں بلکہ اہل کتاب کے غلط عقائد و نظریات سے ہے جس کی تردید بہ صورت ضروری ہے

حذاماً عَنْدِي وَالله أعلم بالاصواب

## فتاویٰ شناسیہ مدنیہ

ج 1 ص 509

محمد فتویٰ